ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ

قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

شرح چندہ پیشگی

سالانہ

ششماہی

سہ ماہی

ماہانہ

قیمت سالانہ بیرون ہند

جلد ۲۴ | ۲۳ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۳ اگست ۱۹۳۶ء | نمبر ۳۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ اگست۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک جدید کے ماتحت عورتوں میں سے بیکاری دُور کرنے کے لئے مقامی لجنہ اماء اللہ نے تجویز کیا ہے۔ کہ بیکار مستورات دفتر لجنہ اماء اللہ سے دستکاری کی قسم کا ہر وُہ کام جو وُہ کر سکتی ہوں۔ اپنے گھروں میں لے جا کر کیا کریں۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر کو دھرم سالہ بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایسا نمونہ دکھاؤ کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائیں

"عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو۔ کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے۔ اور اس راہ میں وُہ روپیہ لگائے۔ اور بہرحال صدق دکھائے۔ تا فضل اور رُوح القدس کا انعام پائے۔ کیونکہ یہ انعام اُن لوگوں کے لئے تیار ہے۔ جو اس سلسلہ میں داخل ہُوئے ہیں۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر جو روح القدس کی تجلّی ہوئی تھی۔ وُہ ہر ایک تجلی سے بڑھ کر ہے۔ روح القدس کبھی کسی نبی پر کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا۔ اور کبھی کسی نبی یا اوتار پر گائے کی شکل پر ظاہر ہوا۔ اور کسی پر کچھ یا مچھ کی شکل پر ظاہر ہوا۔ اور انسان کی شکل کا وقت نہ آیا۔ جب تک انسان کامل یعنے ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث نہ ہوا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے۔ تو روح القدس بھی آپ پر بوجہ کامل انسان ہونے کے انسان کی شکل پر ہی ظاہر ہوا۔" اور یہ جو رُوح القدس پہلے اس سے پرندوں یا حیوانوں کی شکل پر ظاہر ہوتا رہا۔ اس میں کیا نکتہ تھا۔ سمجھنے والا خود سمجھ لے اور اس قدر ہم کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی انسانیت اس قدر زبردست ہے۔ کہ رُوح القدس کو بھی انسانیت کی طرف کھینچ لائی۔ پس تم ایسے برگزیدہ نبی کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو۔ تم اپنے وُہ نمونے دکھلاؤ۔ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائیں۔ اور تم پر درُود بھیجیں۔ تم ایک موت اختیار کرو۔

یوم ولادت حضرت کرشن علیہ السلام پر جماعت احمدیہ مزنگ لاہور کا جلسہ

ہندو مسلم اتحاد کا خوش کن نظارہ

حضرت کرشن علیہ السلام کے یوم ولادت کی تقریب پر جماعت احمدیہ حلقہ مزنگ لاہور نے ایک جلسہ ۹ راگست ۱۹۳۶ء بوقت ساڑھے آٹھ بجے شب کیا۔ جس کا اعلان بذریعہ اشتہارات کیا گیا تھا۔ اور سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ وہ اپنا کوئی نمائندہ حضرت کرشنؑ کے حالات سنانے کے لئے ہمارے جلسہ میں بھیجیں انہوں نے جناب پروفیسر ایسر اسل صاحب ایم۔ اے کو اس کام کے لئے مقرر کیا۔ اور جناب پروفیسر صاحب کمال مہربانی سے وقت مقررہ پر تشریف لے آئے۔ جلسہ کی صدارت کے لئے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ وپریذیڈنٹ آل انڈیا نیشنل لیگ کا اعلان کیا گیا تھا۔ مگر آپ سلسلہ کے دوسرے ضروری کاموں کی سرانجام دہی کے لئے لاہور سے باہر تشریف لے گئے تھے۔ اس لئے صدارت کے فرائض جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے ایل۔ ایل بی نے سرانجام دیئے۔ جلسہ ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن شریف ونظم کے بعد پہلی تقریر جناب پروفیسر ایسرالال صاحب ایم۔ اے نے حضرت کرشن علیہ السلام کے حالات زندگی پر ایک گھنٹہ کی۔ آپ نے فرمایا۔ دُنیا میں انبیاء اس وقت آتے ہیں۔ جبکہ دُنیا جور وظلم سے بھر جاتی ہے۔ اور اپنے پروردگار کو بھول جاتی ہے۔ اس وقت پرمیشور کمال مہربانی سے ایک ایسے شخص کو مبعوث کرتا ہے۔ جو دُنیا سے بدی کو دُور کرتا ہے۔ اور انصاف قائم کرتا ہے کرشن جی بھی اس وقت تشریف لائے جبکہ کنس جیسا ظالم راجہ فرمانروا تھا۔ اور ہر سُو بدی اور ظلم کا زور تھا۔ آپ نے آکر تمام ظلموں کا خاتمہ کیا اور اپنی پاک تعلیم سے لوگوں کو راہ راست دکھلایا۔ پروفیسر صاحب نے حضرت کرشنؑ کے فلسفہ پر بھی روشنی ڈالی۔ اور گوپیوں کے کپڑے اٹھانے کے قصہ کے متعلق فرمایا۔ کہ یہ تمثیلات اور استعارات ہیں۔ جب تک انسان بدی اور گناہ کی آلائشوں سے پاک صاف نہیں ہو جاتا۔ تب تک وہ اپنے مالک حقیقی کو نہیں مل سکتا آپ کی تقریر بڑی دلچسپی سے سُنی گئی ؎

دوسری تقریر مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے اُسلام اور کرشن علیہ السلامؑ کے موضوع پر کی۔ اور قرآن شریف کی متعدد آیات سے ثابت کیا۔ کہ ہر قوم میں خدا کے انبیاء گذرے ہیں۔ اور حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا قول کان فی الھند نبیًا اسود اللون اسمہ کاھنا ہمیں مجبور کرتا ہے۔ کہ ہم حضرت کرشن کو نبی مانیں۔ اسی طرح بزرگان سلف میں سے حضرت مظہر جان جاناں صاحب اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اور مولوی محمد قاسم صاحب کی کتب کے حوالجات سے ثابت کیا۔ یہ سب بزرگ حضرت کرشن کو نبی مانتے رہے ہیں۔ اور اس زمانہ کے نبی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے بڑے زور سے اپنی جماعت کو یہ تعلیم دی ہے۔ کہ وہ کرشن کو نبی مانیں۔

آپ کے بعد چودھری عبدالستار صاحب بی۔ اے (آنرز) ایل۔ ایل۔ بی نے حضرت کرشن کے حالات اور آپ کی تعلیم ماخوذ از بھگوت گیتا سے ثابت کیا۔ کہ کرشن جی اپنے زمانے کے راستباز، مصلح اور خدا رسیدہ تھے۔

آخر میں جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا۔ ہم نے یہ جلسہ اس لئے منعقد کیا ہے۔ کہ ہم اپنے عمل سے ثابت کر دیں کہ ہم واقعہ میں حضرت کرشن کو نبی مانتے ہیں۔ ہم حضرت کرشن کے متعلق کوئی ایسا کلمہ نہیں سُن سکتے۔ جس سے ان کی ہتک ہوتی ہو۔ اور یہ بحث کہ ان کے عقائد کیا تھے۔ اس کا آسان طریق یہ ہے کہ جو عقائد معقول ثابت ہوں۔ وہ آپ کی طرف منسوب کئے جائیں۔ اور جو عقائد غیر معقول ہوں۔ ان کے متعلق یقین کر لیا جائے۔ کہ یہ بعد میں لوگوں نے ان کی طرف غلط طور پر منسوب کر دیئے ہیں۔

جلسہ ٹھیک گیارہ بجے بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ ہندو اور سکھ اصحاب کثرت سے شریک جلسہ ہوئے۔ اور سب تقاریر کو دلچسپی سے سنتے رہے یہ جلسہ ہندو مسلم اتحاد کا روح پرور نظارہ تھا ؎ (رپورٹر الفضل)

انسپکٹر تعلیم وتربیت کے دورہ کا پروگرام

(گذشتہ سے پیوستہ)

جماعت ہائے ضلع شیخوپورہ

۱۔ سید والہ	۱۲ر ۱۳ر اگست
۲۔ پنڈی چری	۱۴ر ۱۵ر اگست
۳۔ ٹھٹھہ کالو	۱۶ر اگست

جماعت ہائے ضلع لاہور

۴۔ علی پور	۱۷۔ ۱۸ر اگست
۵۔ کوٹ رادھاکشن	۱۹۔ ۲۰ر اگست
۶۔ جلو	۲۱ر ۲۲ر اگست

(ناظر تعلیم وتربیت قادیان)

اعلان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں کارکن رکھنے کے لئے جو انتخاب ۴ر اگست کو ہوا تھا۔ اس کے نتیجہ میں مندرجہ ذیل امیدواروں کو تحقیقاتی کمیشن نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دفاتر کے لئے منتخب کیا ہے۔ جوں جوں ضرورت ہوگی۔ ان کو بلایا جایا کرے گا:-

۱۔ مرزا احمد شفیع صاحب قادیان (۲) چودھری عبداللطیف صاحب بی۔ اے ملتان ۳۔ ملک محمود احمد صاحب خوشابی ملتان (۴) ملک حمید علی خانصاحب دھرم کوٹ رندھاوا ۵۔ شیخ بشیر احمد صاحب ملتان۔ (۶) سید بشیر احمد صاحب قادیان (۷) چودھری محمد ابراہیم صاحب معرفت مولوی تاج الدین صاحب مدرس (۸) میاں عبدالمجید صاحب عاجز ڈلہوزی ۹۔ صوفی محمد صاحب قادیان (۱۰) چودھری محمد حسن صاحب چک ۴۹ سرگودھا ؎

(سپرنٹنڈنٹ دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان)

نیو ہسٹری سوسائٹی نیویارک کا انعامی مضمون

اپریل ۱۹۲۶ء سے نیویارک (امریکہ) میں دی نیو ہسٹری سوسائٹی کے نام سے ایک انجمن قائم ہے۔ جو گذشتہ چند سالوں سے خاص موضوعات مقرر کرکے ان پر مضامین لکھنے کیلئے ہر قوم وملک کے مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی قسم کی شرط کے مدعو کرتی ہے۔ اب کے سوسائٹی کی طرف سے یہ انعامی مقابلہ نومبر ۱۹۳۶ء میں ہوگا۔ جس کے لئے یہ موضوع مقرر کیا گیا ہے۔

How can the People of the world achieve universal disarmament.

اس کے لئے کل انعام پانچہزار ڈالر رکھا گیا ہے۔ جو اس مقابلہ میں اول دوم اور سوم رہنے والوں میں تقسیم کیا جائیگا۔ داخلہ کے لئے ایک فارم جو مندرجہ ذیل پتہ سے ملیگا پُر کرنا ضروری ہے

The New History Society 132 East 65th Street New York, N.Y. U.S.A.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ

بنگال کے ہندوؤں کو وزیر ہند کا جواب

گول میز کانفرنس کے مباحثات میں بار بار تحریک ہونے جنتے کہ وزیر اعظم کے یہ کہہ دینے کے باوجود کہ فرقہ وارانہ معاملات کے متعلق ہندو مسلمان اور دیگر اقوام ہند جو فیصلہ کریں گی۔ وہ منظور کر لیا جائے گا۔ ہندو نمائندوں نے نہ صرف کسی سمجھوتہ کے لئے کوئی کوشش نہ کی۔ بلکہ پنڈت مالوی جی نے وزیر اعظم ریمزے میکڈانلڈ کو تصفیہ کے لئے ثالث بنا دیا۔ کیونکہ ان کا اور دوسرے ہندو نمائندوں کا خیال تھا۔ کہ یہ ثالثی بہر حال ہندوؤں کے لئے مفید ثابت ہوگی اور اس خیال کی بنیاد لیبر پارٹی کے سربراوردہ ارکان کے ساتھ اپنے خاص تعلقات پر تھی۔ لیکن جب وزیر اعظم کا فیصلہ ہندوؤں کی توقعات کے عین مطابق ثابت نہ ہوا۔ تو انہوں نے اس کے خلاف شور مچا دیا۔ اور اب تک شور مچائے چلے جا رہے ہیں۔ خاص کر بنگال کے ہندو بہت زیادہ سرگرمی کے ساتھ اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ ۴۲ فیصدی ہوتے ہوئے اپنے اثر اپنے رسوخ اور اپنی دولت کی بنا پر یہ سمجھے بیٹھے تھے۔ کہ انہیں مسلمانوں سے زیادہ نشستیں دی جائیں گی۔ اور اس پر انہیں اس قدر یقین تھا۔ کہ بالفاظ مسٹر بی۔ سی چیٹرجی ایک موقعہ پر ہندوؤں نے اس سمجھوتہ کو کہ بنگال میں نشستیں اور ملازمتیں دونوں قوموں میں بہ حصہ مساوی تقسیم ہو جائیں اس وجہ سے مسترد کر دیا تھا۔ کہ ایک بنگالی لیڈر نے کہا تھا۔ کہ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ یقین دلا چکے ہیں۔ کہ اگر ہم کسی نتیجہ پر نہ پہونچے۔ تو بنگال کے ہندوؤں کو مسلمانوں کے مقابلہ میں زیادہ نشستیں دی جائینگی۔ حتے کہ ایک دوسرے موقعہ پر یہاں تک کہہ دیا گیا۔ کہ میرے پاس تحریری شہادت موجود ہے۔ کہ اگر ہندوؤں اور مسلمانوں میں کوئی سمجھوتہ نہ ہوگا۔ تو مسٹر ریمزے میکڈانلڈ بنگالی ہندوؤں کو زیادہ نشستیں دے دیں گے۔

یہ تھی وہ چاٹ جس نے ہندو مسلم سمجھوتہ کے ہر مرحلہ پر ہندوؤں کو غیر مصالحانہ رویہ اختیار کرنے پر آمادہ کیا۔ اور اب اسی کی یاد انہیں فرقہ وارانہ فیصلہ کے تبدیل کرانے پر اکساتی ہے۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ اس فیصلہ کو تبدیل کرانے کی ایک ہی لیکن نہایت آسان صورت یہ ہے۔ کہ ہندو مسلمان آپس میں تصفیہ کر کے حکومت کے سامنے پیش کر دیں۔ حکومت اسے منظور کرلے گی اور سابقہ فیصلہ کو منسوخ کر دے گی۔ مگر ہندو اس باوقار طریق کو چھوڑ کر بار بار حکومت کے آگے ناک رگڑتے اور اس سے درخواستیں کرتے ہیں۔ کہ وہ ان کی التجا خود بخود منظور کر کے مسلمانوں کے گلے پر چھری پھیر دے۔

چنانچہ بنگال کے ہندوؤں نے اسی رنگ میں وزیر ہند سے حال ہی میں درخواست کی۔ کہ فرقہ وارانہ فیصلہ کو بدل دیا جائے اور اب جبکہ اس درخواست کا یہ جواب وزیر ہند کی طرف سے بنگالی ہندوؤں کو پہونچ چکا ہے۔ کہ "فرقہ وارانہ فیصلہ کو بدلنے کا اس کے سوا اور کوئی طریق نہیں کہ متعلقہ فرقہ جات اس کی تبدیلی پر راضی ہوں۔ میرے پاس میموریل بھیجنا بے سود ہے حکومت برطانیہ کمیونل ایوارڈ کے متعلق مندرجہ بالا جو وعدہ کر چکی ہے۔ وہ بدلا نہیں جا سکتا"۔ تو کہا جا رہا ہے۔ کہ

"بنگال کے ہندو اس قدر بھولے نہیں کہ انہوں نے یہ سمجھ لیا ہو۔ کہ ہماری یادداشت کے جانے کی دیر ہے۔ کہ گورنمنٹ فرقہ وار فیصلہ میں ترمیم کر دے گی۔ یہ جانتے ہوئے بھی انہوں نے درخواست دی۔ اور اس لئے دی۔ کہ وہ صوبہ کے ہندوؤں کو آنے والی جدوجہد کے لئے تیار کرنا چاہتے تھے۔ اس جنگ میں جو فرقہ وار فیصلہ کے خلاف کرنا چاہتے ہیں۔ ہر قسم کے ہندو حصہ لینا چاہتے ہیں"۔ (پرتاپ ۷ ر اگست)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہندو نہ صرف یہی ذلت نہایت خوشی سے گوارا کر چکے ہیں۔ کہ ملکی معاملات کا تصفیہ کرنے کے لئے باوجود گورنمنٹ کے بار بار دھتکار دینے کے اسی کی دہلیز پر لوٹ رہے ہیں۔ بلکہ اس دھتکارنے کا انتقام وہ مسلمانوں سے لینا چاہتے ہیں۔ اور ان کو نقصان پہونچانے کے لئے نئے جوش اور نئے ولولہ کے ساتھ مہم اختیار کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ کیا ہندوؤں کو اسی وطن پرستی اور حب الوطنی پر ناز ہے۔ اور یہی ان کی رواداری۔ اور مصالحت کا ثبوت ہے۔

کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ اچھوتوں کو اپنے جال میں پھنسائے رکھنے کے لئے تو فوراً ہندوؤں نے فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق حکومت انگریزی کی اس شرط کو منظور کر لیا۔ کہ متعلقہ فرقہ کو جس تبدیلی کے لئے رضامند کر لیا جائے۔ وہ منظور کی جا سکے گی۔ چنانچہ اچھوت اقوام کے نمائندوں کو انہوں نے رضامند کر کے اس حصہ میں جو اچھوتوں سے تعلق رکھتا تھا۔ تبدیلی کرا لی تھی۔ لیکن آج جبکہ مسلمانوں سے سمجھوتہ کا سوال ہے وہ قطعاً اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کہ مسلمانوں سے ذکر تک کریں۔ بلکہ اسے بالکل ناممکن اور محال بتا رہے ہیں۔ چنانچہ ملاپ (۷ ر اگست) لکھتا ہے:۔

"لارڈ زٹلینڈ (وزیر ہند) کا فرمان ہے کہ متعلقہ فرقہ جات تبدیلی پر راضی ہوں"! لیکن متعلقہ فرقہ جات سے مطلب کیا ہے؟ کچھ عقلمند ہندو اور کچھ عقلمند مسلمان۔ جن کے دل میں وطن کا درد ہے۔ جو اپنی دوربین لگا ہو سے کمیونل ایوارڈ کے نقائص کو دیکھ سکتے ہیں۔ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور اس میں تبدیلی کے خواہاں ہوتے ہیں۔ تو اس کا کیا یہ مطلب ہے۔ کہ ہندوؤں کا سارا فرقہ اور مسلمانوں کا بھی سارا فرقہ اس تبدیلی کا خواہاں ہو؟ کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ ۲۵ کروڑ ہندو اور آٹھ کروڑ مسلمان۔ سب کے سب اس تبدیلی پر راضی ہوں؟

لیکن کیا آج تک کبھی ایسا ہوا ہے کیا ایسا ہونا ممکن بھی ہے؟ کیا برطانیہ کا تمام تدبر۔ تمام سیاست اور تمام فہم کبھی ایسا انتظام کر سکتی ہے۔ کہ ہندوستان کے ۳۳ کروڑ کسی ایک بات پر بیک وقت راضی ہو جائیں۔ میں لارڈ زٹلینڈ کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ وہ اگر ایسا کر سکتے ہیں۔ تو زیادہ نہیں۔ ایک بار بھی کر کے دکھائیں۔ یہ ناممکن ہے۔ قطعاً ناممکن۔ دنیا کی کوئی بھی طاقت ایسا نہیں کر سکتی۔

حکومت برطانیہ کے اس اعلان کا مطلب تو یہ ہے۔ کہ ۲۵ کروڑ ہندوؤں میں سے اگر ایک سو ہندو بھی کسی بات کے خلاف ہوں۔ تو وہ نہیں ہو سکتی اور اگر آٹھ کروڑ مسلمانوں میں سے پچاس مسلمان بھی کسی بات کے حق میں نہ ہوں۔ تو اس کا ہونا ناممکن ہے"۔

مگر اس رنگ میں بہانہ سازی کرنے والے ہندوؤں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ وزیر ہند کی بیان کردہ اور حکومت انگریزی کی عائد کردہ یہ شرط کہ متعلقہ فرقہ کو رضامند کیا جائے۔ جس طرح اچھوتوں کے ساتھ سمجھوتہ کرتے وقت ممکن بن گئی تھی۔ اسی طرح اب بھی بن سکتی ہے۔ بشرطیکہ نیت صاف ہو۔ اور تصفیہ کرنا پیش نظر ہو۔ لیکن جب جی ہی نہ چاہے۔ تو پھر بہانے ہزار ہیں۔

پیلاطوسِ ثانی کرنل ڈگلس کا مکتوب ایک احمدی کے خط کے جواب میں

جناب عبدالکریم خانصاحب یوسف زئی پونچھ (کشمیر) نے گزشتہ مئی میں کرنل ڈگلس کو ایک خط لکھا۔ جس میں مسجد لنڈن میں ان کی تقریر کے متعلق ذکر تھا۔ کرنل ڈگلس نے اس خط کے جواب میں اپنے ہاتھ سے جو مکتوب ان کے نام بھیجا۔ اس کا عکس مع ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

UNITED SERVICE CLUB.
PALL MALL. S. W. 1.

14 June London

Dear Sir

I have to thank you for your letter of the 7th May.
I am interested to hear that the account of the meeting at the mosque in Melrose Road on Easter Sunday had reached you.
I am glad to have the opportunity of meeting the Ahmadi Community.

Yours very truly

M. W. Douglas

ترجمہ:-

یونائیٹڈ سروس کلب
پال مال ایس۔ ڈبلیو۔ ۱۔ لنڈن ۱۴ر جون۔

مہربانِ من! میں آپ کے مکتوب مورخہ ۷ر مئی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ سنکر کہ مسجد واقع میلروس روڈ میں ایسٹر کے اتوار کے اجلاس کی روئداد آپ کو پہنچ چکی ہے۔ میں نے دلچسپی لی۔ میں احمدیہ جماعت سے ملاقات کا موقع حاصل ہونے پر خوش ہوں۔

نیازمند:- ایم۔ ڈبلیو۔ ڈگلس

یہ وہی ڈگلس صاحب ہیں۔ جنہوں نے ضلع گورداسپور کا ڈپٹی کمشنر ہونیکے زمانہ میں ڈاکٹر مارٹن کلارک کے مقدمہ قتل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بری قرار دیا تھا۔

صوبہ اودھ میں سیلاب کی مصیبت

کئی دن سے یہ خبریں آرہی ہیں۔ کہ صوبہ اودھ میں بارش اور اس کے ساتھ ہی سیلاب نے ایک وسیع رقبہ میں تباہی و بربادی پھیلا رکھی ہے۔ ہزارہا مخلوق خانماں برباد اور پریشانِ خاطر ماری ماری پھر رہی ہے بارش اور سیلاب کی وجہ سے اس وقت تک ہزارہا مکانات خاویۃ علی عروشھا کے مصداق بن چکے ہیں۔ اور ساتھ ہی کھانے پینے کی جو اشیاء ان مکانات میں تھیں۔ وہ بھی تر آب ہو چکی ہیں۔ سیلاب کا زیادہ تر اثر دیہاتوں میں ہے۔ جہاں کچے اور پھونس کے مکانات ہیں۔ لیکن بارش نے شہروں میں آفت مچا رکھی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ ۱۹۱۵ء سے آج تک کبھی ایسی تباہ کن بارش اس صوبہ میں نہیں ہوئی۔

ان حالات میں صاف ظاہر ہے۔ کہ ہزاروں آدمی خانماں برباد ہو کر ضروریات زندگی سے بھی محروم ہو چکے ہیں۔ اور فاقوں کی وجہ سے انہوں نے کہرام مچا رکھا ہے۔ معزز معاصر "حقیقت" لکھنؤ نے اس حالت کا مختصر الفاظ میں جو نقشہ کھینچا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ "ہزاروں غربا روٹیوں کے محتاج ہیں۔ جن کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ ہر طرف نفسی نفسی کا عالم ہے عجیب مصیبت پھیلی ہوئی ہے۔ جو ناقابل بیان ہے" یہ حالات نہایت ہی دردناک ہیں۔ اور ہر سال ہندوستان کے کسی نہ کسی حصہ میں غیر معمولی مصائب اور تباہ کن حادثات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ غفلت شعار لوگ اتنا بھی نہیں سوچتے۔ کہ رحیم و کریم خدا کیوں ان کی ہلاکت اور تباہی کے سامان پے در پے پیدا کر رہا ہے اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے جو مامور بھیجا۔ اور جس نے قبل از وقت اس قسم کی آسمانی اور زمینی آفات سے مطلع کر دیا تھا۔ اس کی آواز پر انہوں نے کان نہیں دھرے۔

صداقتِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

از روئے انجیل و قرآن مجید

قرآن مجید سے قبل جو کتب سماویہ انسانوں کی ہدایت اور فلاح کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے انبیائے کرام پر نازل فرمائیں۔ باوجود اس کے کہ وُہ تحریف شدہ ہیں۔ اور انسانی دست برد سے محفوظ نہیں۔ پھر بھی ان میں بعض ایسے اصُول موجُود ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے انسان ضلالت اور گمراہی کے عمیق گڑھے سے نکل کر راہِ ہدایت تک پہنچ سکتا ہے۔ اناجیل جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کے اقوال درج ہیں۔ ان میں جہاں عیسائیوں نے اسلام کے براہین ساطعہ و دلائل قاطعہ کی تاب نہ لاکر بعض احکام اور اصُول کو اپنی منشا کے مطابق بدل ڈالا ہے۔ وہاں بعض امور اب تک ایسے موجود ہیں۔ جن کے متعلق ہم کسی صورت میں نہیں کہہ سکتے۔ کہ وُہ الہامی روشنی سے خالی ہیں۔ اور ان سے استفادہ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کسی انسان کو قلب سلیم حاصل ہو۔ تو وُہ بہت کچھ فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ اسی قسم کی چند باتیں ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:-

حضرت مسیح علیہ السلام یہودیوں کو اپنی صداقت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"تم میں کون ہے۔ جو مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے؟" (یوحنا باب ۸ آیت ۴۶)

یہ ایک معیار صداقت ہے۔ یعنی جو شخص تمام عمر گناہ کا ارتکاب نہیں کرتا ہمیشہ نیکی کرتا۔ اور سچ بولتا ہے۔ اس کے متعلق کیونکر یہ یقین کیا جا سکتا ہے۔ کہ وُہ اس وقت جبکہ اس کی عمر کا ایک بڑا حصہ گزر چکا۔ گناہ کا ارتکاب کرے گا۔ جھُوٹ بولنے لگ جائے گا۔ اور وُہ بھی بندوں کے متعلق نہیں، بلکہ خدا کے متعلق۔ کہ اس نے مجھے دُنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا ہے۔

بعینہٖ یہی معیار قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے لئے پیش کیا ہے۔ چنانچہ سُورہ یونس رکوع ۲ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ۔ کہ اے کفارِ مکہ و مشرکین عرب محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے اپنی عمر کا بڑا حصہ تم لوگوں میں اس دعوےٰ سے قبل گزارا۔ کیا تم اس کی زندگی میں کوئی بھی عیب نکال سکتے ہو۔ اگر نہیں، بلکہ امین اور صادق کے معزز لقبوں سے یاد کرتے رہے ہو۔ تو اب کیوں اسے دعوےٰ میں سچا نہیں جانتے؟

حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی خدا تعالےٰ سے الہام پاکر یہی معیار پیش فرمایا۔ کہ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ۔ (تذکرہ صفحہ ۵۷) اور میں پہلے اس سے یعنی دعوےٰ سے قبل ایک مدت تم میں ہی رہتا تھا۔ کیا تم نہیں سمجھتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی معیار کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"کون تم میں ہے۔ جو میرے سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے؟" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس دعوےٰ پر کئی سال گزر چکے ہیں۔ مگر کسی ایک فردِ بشر کو بھی آج تک کوئی صحیح الزام آپ کی زندگی پر لگانے کی ہمت نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی کبھی ہو گی یہ معیار مدعی نبوت کی صداقت کے لئے ایسا واضح اور بیّن ہے۔ کہ اس کے سامنے کم از کم کسی عیسائی اور کسی مسلمان کو دم مارنے کی گنجائش نہیں رہتی۔

قرآن مجید کی متعدد آیات جن سے مدعی کی صداقت پرکھی جا سکتی ہے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ وَإِن يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ وَإِن يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُم بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ۔ یعنی اگر یہ مدعی نبوت جھوٹا ہے تو اس پر اس کا جھوٹ ہے۔ اور اللہ کی طرف سے اسے جھوٹ کی سزا ملے گی۔ لیکن اگر وُہ اپنے دعوےٰ میں سچا اور راستباز ہے اور اس کا منجانب اللہ ہونے کا دعوےٰ سچائی پر مبنی ہے۔ تو پھر اپنے منکروں کے لئے جن عذابوں کی یہ خبر دیتا ہے۔ وہ ضرور ان میں مبتلا ہوں گے۔ اور اپنے ماننے والوں کے لئے جو خوشخبریاں سناتا ہے وُہ بھی پوری ہو کر رہیں گی۔ ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب بے شک اللہ تعالےٰ ہدایت نہیں دیتا۔ خطاوار اور جھوٹے کو۔

انجیل میں بھی یہ معیار بیان ہوا ہے جیسا کہ اعمال باب ۵ آیت ۳۸ میں لکھا ہے "کیونکہ یہ تدبیر کا کام اگر آدمیوں کی طرف سے ہوا۔ تو آپ برباد ہو جائیگا لیکن اگر خداوند کی طرف سے ہے۔ تو تم ان لوگوں کو مغلوب نہ کر سکو گے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس اصل کو لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"گر اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وُہ پروردگار
کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابُود کرتا وُہ جہاں کا شہریار"

ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں:-

"اے نادان کیا تو خدا سے مقابلہ کریگا کیا تیری طاقت میں ہے۔ کہ تو اس سے لڑائی کر سکے۔ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو تیرے مقابلہ کی کیا حاجت تھی۔ اس کے تباہ کرنے کے لئے خدا کافی تھا۔ مگر قریباً پچیس برس سے یہ سلسلہ چلا آتا ہے۔ اور ہر روز ترقی پر ہے اور خدا نے اپنے پاک وعدوں کے موافق اس کو خوق العادت ترقی دی ہے۔ اور ضرور ہے کہ قبل اس کے جو یہ دُنیا ختم ہو جائے خدا کامل درجہ پر اس سلسلہ کو ترقی دے"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ صفحہ ۲۵)

یہ اصل جو قرآن مجید میں اور انجیل میں بھی ہے۔ اس کے متعلق ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کیا جا سکتا کہ کسی مدعی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے کفایت نہ کرتا ہو۔

ایک اور معیارِ صداقت قرآن مجید ہمارے سامنے یہ پیش کرتا ہے۔ کہ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے غیب کی باتوں پر اپنے رسولوں کے سوا اور کسی کو کثرت سے اطلاع نہیں دیتا۔ یعنی جو شخص من جانب اللہ ہونے کا دعوےٰ کرے۔ اور وُہ اپنے اس دعوےٰ میں سچا ہو۔ تو اسے کثرت سے امور غیبیہ پر مطلع کیا جاتا ہے۔ پھر كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي کے مطابق سچا رسول سب پر غالب آتا ہے۔ گزشتہ انبیاء کے مقابل بڑے بڑے صنا دید نے سر اٹھائے مگر آخر کار وُہ نہایت ذلت اور رسوائی کے عمیق گڑھے میں گر گئے۔

حضرت موسےٰ علیہ السلام کے مقابل پر فرعون کا جو انجام ہوا۔ وُہ کسی اہل نظر سے مخفی نہیں۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے مخالفین جو اب تک ذلت و رسوائی کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں بند پڑے ہیں۔ ان پر باوجود زمین فراخ ہونے کے تنگ ہے۔ باوجُود دولت سے مالا مال ہونے کے کوئی قوم اپنے ہاں رکھنے۔ بلکہ ہمسایہ بنانے تک بھی راضی نہیں۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (فداہ امی وابی) کے مخالفین نے اپنا سارا زور لگایا۔ حتےٰ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنا پیارا وطن بھی چھوڑنا پڑا۔ مگر ان مخالفین کے انجام پر نظر ڈالنے سے بآسانی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آخر وُہ ذلت۔ اور رسوائی ہیں۔ جو انبیاء علیہم السلام کے مخالفین کے لئے ابد سے مقدر ہوتی ہے۔ گرفتار ہوئے اور غلبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہوا۔ غرضکہ انبیا علیہم السلام کی کامیابی کا انحصار مادی دُنیا پر نہیں ہوتا۔

بلکہ ان کی نظر عالم بالا پر ہوتی ہے۔ جہاں سے انہیں غیب کی خبریں ملتی ہیں۔ اور انہیں ان خبروں کے ذریعے یقین دلایا جاتا ہے کہ آخر فتح تمہاری ہے۔ تب وہ اس دُنیا کی تکالیف اور شدائد کی پروا نہیں کرتے اور مردانہ وار آگے ہی آگے اپنے قدم بڑھاتے جاتے ہیں۔ یہانتک کہ اذا جاء نصر اللہ والفتح و رأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ پیش آجاتا ہے انبیاء علیہم السلام کا پیشگوئیاں کرنا اور پھران کا پورا ہو جانا۔ ان دشمنوں کا انکے مقابلہ سے عاجز آجانا۔ صداقت کی بہت زبردست دلیل ہے۔ چنانچہ انجیل میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔ جیسا کہ اعمال ۲۲/۲ میں لکھا ہے "اے اسرائیلیو! یسوع ناصری ایک شخص تھا۔ جس کا خدا کی طرف سے ہونا تم پر ان معجزوں اور عجیب کاموں اور نشانوں سے ثابت ہوا جو خدا نے اس کی معرفت تم کو دکھائے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی جابجا اپنی تصانیف میں اس دلیل کو اپنی صداقت میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور تحریر فرماتے ہیں "میرے مقابلہ سے خواہ اعجازی کلام میں اور خواہ آسمانی نشانوں میں تمام لوگوں کا عاجز آجانا اور میری تائید میں خدا تعالیٰ کی لاکھوں پیشگوئیوں کا پوری ہونا یہ تمام نشان اور علامات اور قرائن ایک حق اترس کے لئے میرے قبول کرنے کے لئے کافی ہیں۔" (تذکرۃ الشہادتین ص ۳۹) ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں "جن نشانوں نے اس حکم پر گواہی دی تھی۔ وہ نشان ظہور میں آچکے ہیں اور اب بھی نشانوں کا سلسلہ شروع ہے آسمان ظاہر کر رہا ہے زمین نشان ظاہر کر رہی ہے اور مبارک وہ جنکی آنکھیں اب بند نہ رہیں" (ضرورۃ الامام ص ۲۵)

پھر ان پیشگوئیوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہ یقین تھا جو ایک مدعی نبوت کو ہی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں "ایسی مسلسل اور مرتب اور محکم اور با نظام پیشگوئیوں میں کون شک کر سکتا ہے۔ بجز اسکے کہ پاگلوں سے زیادہ مخبوط الحواس ہو گیا کوئی دانا ایک سیکنڈ کے لئے بھی یہ تجویز کر سکتا ہے کہ یہ ہزارہا پیشگوئیاں جو خارق عادت امور پر مشتمل ہیں۔ صرف انسان کا افترا ہے۔ سچ بات یہ ہے۔ کہ مرتب اور با نظام اور عظیم الشان باتوں کا انکار ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ انکے انکار سے ایک انقلاب عظیم لازم آتا ہے اور ایک دنیا کو ہولنا پڑتا ہے" (شہادۃ القرآن ص ۹)

حیدرآباد دکن کے اچھوتوں کی طرف سے آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کی خدمت میں ایڈریس

حیدرآباد براڈکاسٹنگ سٹیشن پر آپ کی تقریر

اعلیحضرت حضور نظام حیدرآباد سے ملاقات

حیدرآباد دکن کے موقر انگریزی روزنامہ "حیدرآباد بلیٹن" نے آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب ریلوے اینڈ کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کے سکندرآباد میں مختصر سے قیام کے دوران میں آپ کی مصروفیات کا اپنی اشاعتوں میں جو ذکر کیا ہے۔ اس کے ابتدائی حصہ کی کیفیت الفضل کے ایک گزشتہ شمارہ میں درج کی جا چکی ہے۔ آج ہریجنوں کی طرف سے ایڈریس اور اس کا جواب حیدرآباد کے وائرلیس سٹیشن پر "زندگی کا مقصد روحانی" کے موضوع پر آپ کی تقریر۔ اعلیحضرت تاجدار دکن خلد اللہ ملکہ سے ملاقات اور دیگر مصروفیتوں کے حالات ترجمہ کر کے پیش کئے جاتے ہیں:۔

اچھوت اقوام کا ایڈریس

۲۸ جولائی کو "ایٹ ہوم" کے بعد حیدرآباد کی اچھوت اقوام اور ڈاکٹر امبیدکار کے حامیوں کی بودھ لیگ کی طرف سے آنریبل ریلوے ممبر کی خدمت میں خیر مقدم کا ایڈریس پیش کیا گیا۔ لیگ کے سیکرٹری نے ایڈریس پڑھا۔ جس میں منجملہ دیگر باتوں کے لکھا تھا:۔

محترما۔ آج یہاں آپ کی موجودگی ہمیں اس امر کی یاد دلاتی ہے۔ کہ صرف آپ ہی ایک ایسے لیڈر تھے۔ جنہوں نے لنڈن میں گول میز کانفرنس کے مختلف جلسوں کے دوران میں ہمارے ڈکٹیٹر ڈاکٹر امبیدکار کی اچھوت اقوام کے مفاد کی نمائندگی کا حق ادا کرنے میں بلا تامل پوری پوری مدد کی۔ اور اس امر کو ڈاکٹر امبیدکار نے اپنی خوش بختی سے تعبیر کیا۔ علاوہ ازیں ہز ایکسیلینسی وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن ہونے کی حیثیت میں اور دیگر مختلف حیثیتوں میں آپ نے اچھوت اقوام کی فلاح و بہبود اور ان کی ترقی کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھا ہے۔ اس وقت تک آپ نے ہماری بہتری کے لئے جو کچھ کیا ہے۔ اس کے لئے ہم آپ کے زیر بار احسان ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے۔ آئندہ بھی آپ اپنے قدرتی جذبہ شفقت و ہمدردی کے ماتحت ان تمام مسائل میں جو اچھوت اقوام کی اصلاح و فلاح سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسی طرح دلچسپی کا اظہار فرماتے رہیں گے۔

ایڈریس میں معزز و مقتدر مہمان کے جذبہ رواداری۔ معاملہ فہمی۔ بالغ نظری۔ اعلیٰ علمی و ذہنی قابلیتوں اور فکر و تدبر کی یگانہ صلاحیتوں کا بھی ذکر کیا گیا تھا۔ اور اس امر کا اعتراف تھا۔ کہ آپ کی عدیم النظیر قابلیتوں نے نہ صرف ہندوستانیوں سے بلکہ دوسرے لوگوں سے بھی خراج تحسین حاصل کیا۔ آخر میں خدا تعالیٰ سے دُعا کی گئی تھی۔ کہ وہ آپ پر اپنے اعلیٰ ترین برکات اور فیوض نازل فرمائے۔

جواب

ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب نے ہریجنوں کے پُرخلوص اور پُرتپاک خیر مقدم اور ایڈریس میں محبانہ جذبات کے اظہار پر شکریہ ادا کیا۔ اور کہا۔ مجھے اس امر کا اعتراف ہے کہ میں نے ہریجنوں کے لئے جو کچھ کیا ہے۔ ہز ہائی نس سر آغا خان اور گول میز کانفرنس کے مسلم نمائندوں کے ہم جلیس ہونے کی حیثیت میں کیا ہے۔ اسی ضمن میں آپ نے لنڈن کا ایک نہایت مسرت انگیز واقعہ بیان کیا۔ جو یہ تھا کہ لنڈن کے ایک اخبار نے اپنے کالموں میں آپ کا فوٹو شائع کیا۔ اور اس کے نیچے نام ڈاکٹر امبیدکار لکھا تقریر جاری رکھتے ہوئے سر موصوف نے کہا۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ کس طرح کوئی فرد یا قوم پسماندہ رہ سکتی ہے۔ جبکہ اس کو بلند کرکے دوسروں کے ہم رتبہ بننے کے لئے ہر ممکن مواقع سے فائدہ اٹھانا اس کے اپنے اختیار میں ہو۔ اگر اچھوت اقوام کے لئے ہندوؤں کے مندروں میں داخلہ مشکل ہے۔ تو میں انہیں مشورہ دُونگا۔ کہ وہ اپنی عبادت گاہیں خود بنالیں۔ اور جو طریق وہ مناسب اور موزوں خیال کریں۔ اس کے مطابق خدا تعالےٰ کی عبادت کریں۔ میرا ایک اور مشورہ یہ ہے۔ کہ آپ لوگ اپنے آپ کو اچھوت سمجھنا ترک کر دیں اور یہ خیال کرلیں کہ آپ کسی صورت میں بھی دوسروں سے کم نہیں ہیں۔ مستقبل پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ وقت بعید نہیں۔ جبکہ وہ لوگ جو اس وقت ادنیٰ ترین درجہ پر شمار کئے جاتے ہیں۔ اعلیٰ ترین مرتبہ پر فائز ہو جائیں گے۔

آخر میں پھر آپ نے ہریجنوں کو تلقین کی۔ کہ وہ اس خیال کو دل سے نکال دیں کہ وہ دوسروں سے ادنٰے ہیں۔ اور اپنے آپ کو بلند و بالا کرنے کے لئے کوشش کریں

براڈکاسٹنگ سٹیشن پر

رات کو آنریبل چوہدری صاحب کے اعزاز میں احمدیہ جوبلی ہال میں ایک دعوت دی گئی۔ جس میں آپ نے شرکت کی۔ اور اس کے بعد آپ جسٹس نواب اکبر یار جنگ بہادر۔ خان بہادر احمد اللہ دین صاحب اور دیگر اکابر کی معیت میں حیدرآباد کے براڈکاسٹنگ سٹیشن پر تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچنے پر مسٹر سید محبوب عالم صاحب ڈائرکٹر اور انکے عملہ نے آپ کا استقبال کیا۔ اور سٹیشن کا معائنہ کرایا۔

پھر ڈائرکٹر صاحب کی درخواست پر آپ نے انگریزی میں "زندگی کا مقصد روحانی" کے موضوع پر ایک دلچسپ تقریر کی۔ جو براڈ کاسٹ کی گئی۔ آپ نے فرمایا۔ حیدرآباد کے لوگوں سے خطاب کرنے کا جو موقعہ مجھے دیا گیا ہے۔ میں اس کے متعلق شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ کے سامنے ایک خیال رکھوں۔ تاکہ کسی اطمینان خاطر کے وقت آپ اس پر غور و فکر کریں۔ وہ خیال یہ ہے کہ اس وقت آپ میں سے ہر ایک نہائت آرام کے ساتھ اپنے گھر میں بیٹھا ہوا ہے۔ اور میں بھی سٹوڈیو میں کرسی پر آرام سے بیٹھا ہوا بول رہا ہوں۔ اور آپ سن رہے ہیں۔ گویا ایک رنگ میں ہم آپس میں گفتگو کر رہے ہیں۔ گو یہ گفتگو یکطرفہ ہے۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کچھ عرصہ سے یہ امر ممکن ہو گیا ہے کہ انسان تمام دنیا میں اپنا پیغام بھیج سکے۔ چنانچہ شہنشاہِ معظم نے تخت نشینی کے بعد تمام ایمپائر سے خطاب کیا۔ ملک معظم جارج پنجم نے جوبلی کے موقعہ پر اپنی تمام سلطنت کو اپنا پیغام پہنچایا۔ صدر جمہوریہ امریکہ نے اہلِ عالم کو اپنے پیغامات پہنچانے کے لئے یہی ذریعہ استعمال کیا۔ یہ ان حالات کا ایک نشان ہے جو نہائت سرعت سے آ رہے ہیں۔ اور یہ اس طریق کی ایک علامت ہے۔ جس میں فاصلہ کا بُعد بالکل مفقود ہوتا جا رہا ہے۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہے۔ کہ راستہ میں صرف دو سٹیشنوں پر ٹھہرنے سے کراچی سے لنڈن تک پرواز انسان کے لئے ممکن ہو گئی ہے یہ بھی اس طریق کی دوسری مثال ہے۔ جس کے ماتحت تمام دنیا کے انسانوں کو آپس میں یکجا کیا جا رہا ہے۔

ظاہر ہے کہ اس تمام کیفیت کی تہ میں کسی مقصد کا ہونا ضروری ہے۔ اور ہمیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم صفحۂ دنیا پر اپنے اسلاف کی نسبت ایک دوسرے کے کس قدر زیادہ قریب رہتے ہیں۔ اور ہمارے اخلاف اس سے بھی زیادہ ایک دوسرے کے قریب ہوں گے۔ مجھے یقین ہے کہ چند سال کے عرصہ میں ہندوستان میں لوگ اپنے پرائیویٹ ریڈیو قائم کر کے اپنے دوست سے جو خواہ آکسفورڈ میں بیٹھا ہو اس طرح گفتگو کر سکیں گے گویا وہ ایک ہی کمرے میں بیٹھے ہیں۔

اس مادی پہلو میں روحانی مقصد یہ ہے کہ تمام بنی نوع انسان کو ایک کنبہ کی طرح ایک دوسرے کے قریب لایا جائے میری خواہش ہے۔ کہ آپ اس امر پر غور و خوض کریں۔ کہ اس چیز کا جس کے یہ نمایاں نشان ہیں ضرور کوئی نہ کوئی مقصد ہوگا۔ اگر ہم اس مقصد کو آگے لے جانا چاہیں اور اس کے راستہ میں کوئی مزاحمت ڈالنے کی ہماری خواہش نہ ہو۔ تو ہمیں چاہیئے کہ بنی نوع انسان کے مختلف حصوں کے باہمی تشتت و انتشار کو دور کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش عمل میں لائیں۔ اور مودت و اتحاد کی ہر صورت کو ترقی دیں۔ اس خیال کو ایک قدم اور آگے لے جانے سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ صرف شقاق کو مٹانا ہی کافی نہیں۔ اور نہ یہ کافی ہے کہ ہم ایک دوسرے سے الجھنے اور ہتھیاروں سے آپس میں جنگ کرنے کے بغیر موجودہ ایجادات کے ذریعہ ایک دوسرے کے قریب رہ کر زندگی بسر کریں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم آگے بڑھیں۔ اور اپنے آپ کو مادی ذہنی اور سب سے زیادہ روحانی لحاظ سے ایک دوسرے کے ہم رنگ بنانے کی کوشش کریں۔

میں آپ کے سامنے ایک نہائت امید افزا خیال پیش کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اگر مادی دنیا میں روحانی مقصد کی موجودگی ظاہر ہے۔ تو ہمیں چاہیئے کہ عرصۂ روحانی میں بھی ایک دوسرے سے وابستگی رکھیں۔ روحانی مقصد کا ظہور کسی ایک جماعت یا نسل یا قوم تک محدود نہیں۔ اور ضروری ہے کہ روحانی میدان میں قبل اس کے کہ روحانی تعلق کے قیام کے لئے مساوی مواقع بہم پہنچائے گئے ہوں۔ تا دنیائے روحانی میں اختلاف کے تمام عنصر ہمیشہ کے لئے مٹا دیئے جائیں۔

کیا آپ نہیں دیکھتے کہ جب سورج طلوع ہوتا ہے۔ تو اس کی کرنیں کسی جماعت کسی قوم اور کسی نسل میں کوئی امتیاز نہیں کرتیں۔ تمام کا مساویانہ رنگ میں خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح روحانی مقصد کسی ایک نسل۔ جماعت۔ قوم یا زمین تک محدود نہیں۔ اگر مادی دنیا میں بنی نوع انسان کو یکجا کرنے اور انہیں ایک دوسرے سے متفق کرنے کے انتظام موجود ہیں تو دنیائے روحانی میں بھی اسی طرح کا انتظام موجود ہے۔ اور ہونا چاہیئے۔ لہٰذا ہمارا کام یہ ہے کہ ہم دریافت کریں۔ کہ وہ مقصد کیا ہے۔ اور اس مقصد کو مادی۔ ذہنی اور سب سے بالا روحانی طور پر ترقی دیں اور اس کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ آپ کو یقین رکھنا چاہیئے کہ یہ منشائے الٰہی ہے۔ کہ بنی نوع انسان کو مادی اور ذہنی لحاظ سے یکجا جمع کیا جائے۔ اور جو چیز یا جو شخص اس کی راہ میں حائل ہوگا اس کو دور کر دیا جائے گا۔ اس کو ناکام بنا دیا جائے گا۔ اسی طرح جب روحانی لحاظ سے منشائے الٰہی یہ ہے۔ کہ نوع انسان کو ایک دوسرے کے قریب لایا جائے تو ہمیں چاہیئے کہ ہم اس مقصد کو دریافت کریں۔ اور اس کی راہ میں حائل ہونے کی بجائے اُسے ترقی دیں۔ اگر ہم اس کی راہ میں حائل ہونے کی کوشش کریں گے۔ تو ہماری تمام کوششیں رائگاں اور ناکام بنا دی جائیں گی۔ کیونکہ ضرور ہے کہ یہ روحانی مقصد روحانی لحاظ سے پورا ہو۔

یہ وہ خیال ہے جو میں آج یہاں آپ کے لئے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اور اگر اس وقت میرے سامعین میں سے کوئی شخص آئندہ اس خیال کو جاری رکھیگا تو مجھے آج اس نشر گاہِ لاسلکی پر چند منٹ صرف کرنے کا کافی صلہ مل جائے گا۔

تقریر کے اختتام پر آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب نے ہز ایگزالٹڈ ہائی نس حضور نظام کی سٹیٹ براڈ کاسٹنگ سروس کے متعلق حسب ذیل تعریفی کلمات فرمائے۔ میں نے سٹیٹ براڈ کاسٹنگ ہاؤس میں نصف گھنٹہ نہائت پرلطف طور پر گزارا ہے۔ براڈ کاسٹنگ کے انتظامات ہر لحاظ سے مکمل ہیں۔ اور کوئی ایسی چیز نہیں جو اس پر مستزاد کی جائے۔ مجھے یقین ہے کہ سٹیشن کی نہائت اعلےٰ سروس اس کے قابل ترین ڈائرکٹر کی مساعی کا نتیجہ ہے۔

جماعت احمدیہ کا ایڈریس

منگل کی رات کو آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب جو حیدرآباد میں اپنے مختصر سے قیام کے دوران میں نہائت مصروف رہے۔ احمدیہ جوبلی ہال میں تشریف لے گئے۔ وہاں جماعت احمدیہ کے افراد کی طرف سے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ ایڈریس میں سر موصوف کی یگانہ قابلیت اور استعداد کا ذکر تھا۔ نیز اس امر کا بھی ذکر تھا کہ بعض لوگ سر ممدوح کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے اور جماعت احمدیہ کے افراد پر حملے کر رہے ہیں۔ ایڈریس کے آخر میں مقامی جماعت احمدیہ کی طرف سے اعلیحضرت حضور نظام کا شکریہ ادا کیا گیا۔

سر موصوف نے ایڈریس کے جواب میں اس پروپیگنڈے کا ذکر کیا۔ جو مخالفین اس وجہ سے آپ کے خلاف کر رہے ہیں۔ کہ ہز ایگزالٹڈ ہائی نس حضور نظام نے آپ کو علی گڑھ یونیورسٹی کورٹ کا ممبر قرار دیا آپ نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے بیان کیا کہ یہ تقرر اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اعلیحضرت کو کسی قوم سے کوئی تعصب نہیں۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے افراد کو مشورہ دیا۔ کہ وہ اس قسم کی بے بنیاد باتوں کو ہرگز درخورِ اعتنا نہ سمجھیں۔ اور اپنی ترقی کے لئے صحیح راستوں پر گامزن ہوں۔

دیگر مصروفیتیں

آنریبل ریلوے اینڈ کامرس ممبر نے کل صبح خان بہادر احمد اللہ دین صاحب کے دولتکدہ پر متعدد معززین سے ملاقات کی۔ اس کے بعد آپ مسٹر ابراہیم بھائی کے مکان پر تشریف لے گئے۔ جہاں چند منٹ آپ نے قیام فرمایا۔ پھر اپنے سرکاری کام کو سکندرآباد ریلوے سٹیشن پر سیلون میں انجام دے کر آپ خان بہادر احمد اللہ دین کے ہاں واپس تشریف لے آئے۔ اس کے بعد شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر "سالار" بمبئی کو ملنے چلے گئے۔

حیدرآباد کے مفتی اعظم کی تقریر

بعد ازاں آپ آصفیہ ہائی سکول تشریف

لے گئے جہاں مولانا عبدالقادر صاحب بدیوانی - ہائی کورٹ کے مفتی صاحب اور ہیجر نواب ممتاز یار الدولہ بہادر نے آپ کا خیر مقدم کیا - آپ نے کلاسوں کا معائنہ فرمایا اور عمارت کی سیر کی - اساتذہ اور طلبا لیکچر ہال میں جمع ہوئے - مولانا عبدالقادر صاحب بدیوانی نے معزز مہمان کا تعارف کراتے ہوئے کہا - آپ ہندوستان کے جلیل القدر مسلمانوں میں سے ہیں - ہز ایکسیلینسی وائسرائے کی کونسل کی رکنیت کے سب سے زیادہ اہل ہیں - میاں سر فضل حسین صاحب مرحوم اور ہز ہائی نس سر آغا خان آپ کے بہت بڑے مداح ہیں - آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب نے جواب میں مختصر سی تقریر کی جس میں معزز مقرر کے محبانہ جذبات کا شکریہ ادا کیا - اور تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے طلبا کو نصیحت کی کہ وہ انکساری اطاعت اور وقت کی قدر کرنا سیکھیں اور بات کو سمجھنے کی عادت ڈالیں - اپنے ہم سبق طلباء سے معمولی باتوں پر مت لڑیں جھگڑیں - بلکہ دوسروں کی طرف سے مخالفت ہونے پر وہی طریق اختیار کریں - جو صحیح اور مناسب ہو -

آصفیہ ہائی سکول سے سر موصوف نواب اکبر یار جنگ بہادر جج ہائی کورٹ کے دولتکدہ عنبر پیٹ میں جہاں آپ کے اعزاز میں لنچ کا انتظام کیا گیا تھا - موٹر پر تشریف لے گئے - معزز مہمانوں میں نواب مرزا یار جنگ بہادر چیف جسٹس بھی شامل تھے

سر ظفر اللہ خانصاحب نے رائٹ آنریبل نواب سر اکبر حیدر نواز جنگ بہادر کے ساتھ ان کے دولتکدہ "دلکش" پر چائے نوش فرمائی -

اعلیٰحضرت سے شرف ملاقات

کنگ کوٹھی محل پر پانچ بجے شام اعلیٰحضرت حضور نظام نے ازراہ تلطف آپ کو شرف باریابی بخشا -

کل شام کی ٹرین سے آپ بیگم پٹ ریلوے سٹیشن سے عازم بمبئی ہو گئے - سٹیشن پر آپ کو الوداع کہنے کے لئے رائٹ آنریبل نواب سر اکبر حیدری نواب اکبر یار جنگ بہادر نواب زین یار جنگ بہادر میجر ای - ڈبلیو سلاٹر صاحب خان بہادر احمد الدین صاحب سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب - سیٹھ ابراہیم بھائی صاحب - شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی - مسٹر محمود احمد صاحب اور مسٹر حکیم سعادت علی صاحب موجود تھے - ممبران جماعت احمدیہ نے آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے - اور آپ کو نہایت پُرخلوص طریق سے الوداع کہا -

تمدنِ یورپ اور عورت کا جذبۂ مادری

انگلستان کے مشہور فلسفی مسٹر برٹرنڈ رسل نے اپنی ایک کتاب میں عورت کے مادرانہ جذبات پر تمدنی اثرات کا ذکر کرتے ہوئے واقعات اور تجربات کی بنا پر یہ نتیجہ اخذ کیا ہے - کہ "تمدن عورت کے جذبات مادری کو بہت حد تک کم کرتا ہے" مسٹر برٹرنڈ رسل کو منطق اور فلسفہ وانی کے اعتبار سے دنیائے فلسفہ میں ایک نمایاں ترین حیثیت حاصل ہے - اور دہریت کا قابل ترین نمائندہ ہونے کی وجہ سے اہل مغرب میں جو باوجود عیسائیت کے پیرو ہونے کا دعویٰ کرنے کے دراصل کلیتہً دہریت کے دلدادہ ہو چکے ہیں - اسے بہت بڑی پوزیشن حاصل ہے - ان حالات میں جہاں تک مغربیت کا سوال ہے - مسٹر رسل کا یہ نظریہ مبنی بر حقیقت معلوم ہوتا ہے - مسٹر رسل چونکہ مغرب کا رہنے والا ہے - اور مغربی تہذیب کی آغوش میں اس کی پرورش ہوئی ہے - اس لئے اس کی نظر فضائے مغرب کے افق تک ہی محدود ہے - مگر اس نے اخذ کردہ نتیجہ کو عمومی رنگ میں پیش کیا - اور سمجھ لیا ہے کہ مغربی یا غیر اسلامی تمدن ہی ساری دنیا کا تمدن ہے - اور اس طرح عام رنگ میں یہ نظریہ قائم کر دیا - کہ تمدن عورت کے جذبات مادری کو کم کرتا ہے - لیکن ظاہر ہے کہ اس تمدن سے مراد مغربی تمدن ہی ہے - اور مغربی تمدن چونکہ عیسائیت کی تعلیم کا نتیجہ ہے - اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس قسم کا تمدن عورت کے جذبات مادری کو کم کرنے کا موجب ہو - عیسائیت نے رہبانیت کی تعلیم دے کر فطرت انسانی پر جو ظلم کیا ہے اور جس طرح بدعات و شنیعات کا باب کھول دیا ہے - وہ عورت کے قلب سے جذبہ مادری کے لطیف اور کارخانہ عالم کے موجب کو کچل دینے کے لئے کم خطرناک نہیں - صومعوں اور کلیساؤں میں راہب اور راہبات بن کر گوشہ گزینی اختیار کرنے کا طریق جہاں مغرب میں شرمناک افعال کا باعث ہوا اور ہو رہا ہے - وہاں عورت کے ذہن پر اثر انداز ہو کر اسے ان تمام لطیف جذبات و حسیات سے محروم کر رہا ہے جو ماں بننے کے لئے قدرت نے عورت کو ودیعت کئے ہیں -

علاوہ ازیں مغرب میں عورت کو جو بے حجابانہ اور نقصان رساں آزادی حاصل ہے - وہ بھی اس افسوسناک صورت حالات کی بہت حد تک ذمہ دار ہے - مغربی عورت مرد کی احتیاج کو اپنی شان کے خلاف سمجھتی ہے اور مرد کا دست نگر رہنا پسند نہیں کرتی - کیونکہ وہ سمجھتی ہے کہ اگر وہ اپنی ضروریات کے لئے مرد پر انحصار کرے گی تو اسے بعض باتوں میں مرد کی اطاعت کرنی پڑے گی - یہ وہ جذبہ ہے جو مغربی عورت کو روز بروز فطرت سے سرکش بنا رہا ہے - اس رجحان کے متعلق ماہرین علم النفس کا اندازہ ہے کہ اگر چندے یہی کیفیت رہی - تو مغرب ایک نہ ایک دن رزمگاہ کا ایک ایسا منظر پیش کرے گا - جس میں متحارب کیمپ مرد اور عورت کے ہونگے - یہ انتہائی صورت پیش آئے یا نہ آئے - لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا - کہ مغربی عورت کا یہ نرالا جذبہ حریت ایسے رنگ میں ظاہر ہو رہا ہے - جو انسانی فطرت کے بالکل خلاف اور آئین اخلاق کی مٹی پلید کرنے والا ہے - اسی ذہنیت کے ماتحت وہ جنسی تعلقات کو تو ناپسند نہیں کرتی - مگر اس تعلق کے نتائج سے بے حد گریز کرتی ہے - کیونکہ بچے پیدا کرنے اور اس کے بعد ان کی پرورش اور تربیت کو وہ ایک ایسا بوجھ سمجھتی ہے - جسے اٹھانے کے لئے وہ آمادہ نہیں ہوتی - اور اس میلان کا اس پر نفسیاتی اثر یہ ہو رہا ہے کہ وہ مادرانہ محبت - ہمدردی - رحم اور شفقت ایسے لطیف جذبات سے محروم ہوتی جا رہی ہے

افسوس کہ ہندوستان بھی جو کچھ عرصہ سے مغربی تہذیب و تمدن کا تختہ مشق بنا ہوا ہے - اور جس میں تعلیم کا وہی بے ہودہ طریق رائج ہے - جو مغرب میں ہے - رفتہ رفتہ یہی اثر قبول کر رہا ہے - چنانچہ یہاں بھی تعلیم یافتہ عورتوں میں ایک طبقہ ایسا پیدا ہو رہا ہے - جو ہر رنگ میں مغرب کی تقلید کرنا اپنے لئے موجب فخر سمجھتا ہے - گو یہ زیادہ تر غیر مسلم عنصر پر مشتمل ہے - لیکن مسلمانوں میں بھی پایا جاتا ہے - جس کی بہت بڑی ذمہ داری ان مردوں پر عاید ہوتی ہے - جو اپنی مستورات کو عمداً ایسے ماحول میں لے جاتے ہیں - جس کے اثر سے وہ مغربیت کی دلدادہ بن جاتی ہیں - بے پردگی - مردوں اور عورتوں کا باہم اختلاط - سیرگاہوں میں ایک دوسرے کے بازو میں بازو ڈال کر پھرنا - سینماؤں تھیٹروں اور تماشوں میں کھلے بندوں جانا یہ تمام باتیں ایسی ہیں - جو بعض ہندوستانی عورتوں کو انہی راہوں کی طرف لے جا رہی ہیں - جن پر اس وقت مغربی مستورات بھٹکتی پھر رہی ہیں - وہ مغربیت کے اثر کے ماتحت گھر کی رونق بننے کی بجائے دفتر سینما اور تھیٹر کی رونق بننا ضروری خیال کر رہی ہیں - اور اپنی مزعومہ "آزادی" کو برقرار رکھنے کے لئے وہ بھی ان نتائج سے محفوظ رہنا چاہتی ہیں - جو جنسی تعلقات سے پیدا ہوتے ہیں - یہ کوئی مفروضہ نہیں بلکہ واقعات ہیں - بیسیوں مستورات ایسی ہیں - جو بچے کو گود میں اٹھانا اپنے لئے زحمت اور گھر میں ان کی چیخ و پکار اپنے لئے ناقابل برداشت مصیبت خیال کرتی ہیں - یہ تمام کیفیت اس مغربی تعلیم اور مغربی تمدن کا نتیجہ ہے - جو ہندوستانی فضا میں داخل ہو چکا ہے -

دراصل مغربی تمدن ایک ایسا سانپ ہے - جس کا سر سوائے اسلام کے اور کوئی مذہب نہیں کچل سکتا - باقی تمام مذاہب اپنی ناقص تعلیم کے باعث اس کے سامنے ہتھیار ڈال رہے ہیں - لیکن اسلامی تعلیم میں اس کی سرکوبی کا پورا پورا سامان موجود ہے - افسوس کہ بعض مسلمان کہلانے والے بھی اسلامی تعلیم کو چھوڑ کر اور مغربیت کا جوا اپنی گردن پر رکھ کر تباہی کی طرف جا رہے ہیں -

اسلام میں انسانی حیات کے سلسلہ کو ایک ضروری قرار دیا گیا ہے کہ شادی نہ کرنے والے کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - اس کی عمر اکارت گئی -

اور وہ دنیا سے بیطال گیا۔ پر لا رهبانیة فی الاسلام فرما کر جہاں کئی قسم کی تباہیوں کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے۔ وہاں اس میں اس امر کی بھی تلقین کی گئی ہے۔ کہ نسل انسانی کو چلانا بے حد ضروری ہے۔ اسلام نے رہبانیت کو ایک لعنت قرار دیا ہے۔ جس کا مطلب یہ بھی ہے۔ کہ مرد اور عورت کے جائز جنسی تعلقات کے نتائج سے بلاوجہ اور صرف تعیش کی بناء پر گریز کرنا گناہ ہے۔ علاوہ ازیں اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ۔ کا اصل قائم کر کے مرد کو عورت کا محافظ قرار دیا ہے۔ یعنے عورت پر اس کا تفوق قائم کیا گیا ہے۔ اور اس امر کی ہدائت کی ہے۔ کہ زندگی کی گاڑی عورت اور مرد کو مل کر چلانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اسلام نے مرد اور عورت کے کام کے الگ الگ دائرے مقرر کئے ہیں۔ مثلاً عورت کا کام بچوں کی تربیت ہے۔ اور مرد کا کام ان کے لئے سامان معیشت بہم پہنچانا گویا مرد کا دائرۂ عمل دفتر بازار اور سڑکیں ہیں۔ اور عورت کا دائرہ عمل اس کا گھر ہے۔

اس زریں تعلیم سے اسلام نے انسان کی اہلی زندگی کو بے حد خوشگوار اور پُر لطف بنا دیا ہے۔ اور یہی وہ تعلیم ہے جو مغربیت کے اثر کا جس کی وجہ سے عورت کے جذبات مادرانہ کم ہوتے جا رہے ہیں۔ قلع قمع کرنے والی ہے۔

سکھر میں مخالفینِ احمدیت کی اشتعال انگیزیاں

سکھر ڈسٹرکٹ پولیس ہیڈ کوارٹرز والی مسجد کے مُلّا نے (جو کہ خود احراری اور مقامی احرار کے سکرٹری کا باپ ہے) عرصہ سے مسجد کو اشتعال انگیزی کا اڈا بنا رکھا ہے۔ پچھلے سال اس نے ایک اشتہار تقسیم کرایا۔ جس میں احمدیوں کو واجب القتل ٹھہرایا گیا۔ اب پھر وہ ہر جمعہ کے خطبہ میں احمدیت کے خلاف زہر اگلتا ہے۔ بائیکاٹ کی تلقین کرنے کے علاوہ احمدیوں پر غلط الزام لگا کر عوام کو مشتعل کرنے میں لگا رہتا ہے۔ اس مُلّا کے علاوہ حال ہی میں جیکب آباد سے شائع شدہ ایک گندہ ٹریکٹ "کرشن قادیانی" سکھر کی فضا کو خراب کر رہا ہے۔ اس ٹریکٹ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف انتہائی بدزبانی سے کام لینے کے علاوہ مصنف نے احمدیوں کو قتل کرنے اور زدوکوب کرنے کا فتویٰ شائع کیا ہے۔ ہم نے قبل ازیں بھی اس ٹریکٹ کو ضبط کرنے اور اس کے پبلشر اور پرنٹر کو قرار واقعی سزا دینے کے متعلق ایک ریزولیوشن کے ذریعہ گورنمنٹ سندھ کو توجہ دلائی تھی۔ امید ہے گورنمنٹ جلد قانونی کارروائی کر کے فضا کو مسموم ہونے سے بچانے کی کوشش کرے گی۔

ان اشتعال انگیزیوں کے نتیجہ میں چند دنوں کے اندر اندر مندرجہ ذیل ناگوار واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ اور اگر حکام نے اس رو کو روکنے کی کوشش نہ کی۔ تو اس سے بھی بدتر حالات پیدا ہونے کا قوی احتمال ہے۔

(۱) مسافر خانہ کے مغربی دروازہ کے سامنے کی دوکان میں ایک دو سرخ پوش احراری بیٹھتے ہیں۔ جنہوں نے دو دفعہ احمدیوں کو وہاں سے گزرتے دیکھ کر ایک اخلاق سوز اور نہائت اشتعال انگیز نظم (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے متعلق) پڑھنی شروع کر دی مگر احمدیوں کے صبر کی وجہ سے فساد نہ ہوا۔

(۲) نئے پنڈ کے مُلّا نے ایک احمدی مسافر کو دھکے اور مونہہ پر تھپیڑ مار کر مسجد سے نکال دیا۔

(۳) ایک شخص کے صرف اتنا کہنے پر کہ فلاں شخص احمدی ہے۔ ایک لوہار نے ایک احمدی کے مونہہ پر زور سے تھپیڑ مارا۔ اور دھکے دیئے۔

(۴) ریلوے ورکشاپ کے اندر سرکاری طور پر ایک مزدور کو پانی پلانے کے لئے رکھا جاتا ہے۔ بعض احرار طبع غنڈوں نے اس ملازم کو دھمکایا۔ کہ فلاں شخص کو ہرگز پانی نہ پلاؤ وہ احمدی ہے۔ چنانچہ ایک احمدی مستری جو ورکشاپ میں کام کرتا ہے۔ اسے پانی پینے سے روک دیا گیا۔

(۵) بعض نانبائیوں کو احمدیوں کو کھانا نہ دینے کے لئے مجبور کر کے احمدیوں کو تکلیف پہونچائی گئی۔

(۶) انجمن احمدیہ میں ہفتہ وار تبلیغی اجلاس ہوتے ہیں۔ ۲۶ر جولائی کو ہمارے مکان پر آ کر سکرٹری احرار سکھر نے بعض غیر احمدیوں کو اجلاس میں شمولیت سے روکنے کے لئے نہائت اشتعال انگیز حرکات کیں۔ مگر ہم نے انتہائی صبر سے کام لیا۔

(۷) احمدیوں کے پاس بیٹھنے والے غیر احمدیوں سے بھی بائیکاٹ کیا جاتا ہے۔ بلکہ بعض سرکاری ملازمین کو ان کے افسروں سے کہلوا کر احمدیوں کی مجلس سے روکنے کی کوشش کی گئی۔

بائیکاٹ اور نفرت کا وعظ چونکہ پولیس ہیڈ کوارٹر کی متصلہ مسجد میں کیا جاتا ہے۔ لہٰذا خطرہ ہے کہ پولیس کی بارکوں میں فرقہ وارانہ جھگڑے پیدا نہ ہو جائیں۔ پولیس افسروں کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ یہ مسجد پولیس کے سپاہیوں کے چندوں سے تعمیر ہوئی تھی۔ اور آج پولیس کے عہدیدار ہی اس کے متولی ہیں۔ گویا نیم سرکاری مسجد ہے۔

خاکسار محمد حسین خان از سکھر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور احمدی مبلغین کی تقریروں کے متعلق غیر مسلموں کی عرضداشت

جناب مرزا صاحب! دست بستہ سلام کے بعد عرض ہے۔ کہ ۲۳ر جولائی کو گیانی واحد حسین صاحب کی آمد کا پتہ موضع شمس آباد میں لگا۔ ہمیں بھی مدت سے آپ کے خدام کی تقریر سننے کی خواہش تھی۔ گیانی صاحب ہمارے لکھنے پر موضع قلعہ دیوان سنگھ میں تشریف لائے اور ایک تقریر کی۔ بوقت تقریر قریباً چالیس آدمیوں مسلمان سکھ ہندو کا مجمع تھا۔ تقریر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ واقعہ میں جو تعلیم آپ اپنی جماعت کو صلح و امن کی دے رہے ہیں اس کے لئے ہم آپ کو مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ آپ ہمارا بھی خاص خیال رکھیں۔ اور جس وقت علی پور چک علاؔ میں بموقعہ جلسہ آپ اپنے لیکچرار بھیجیں۔ تو ہمارے موضع میں تقریر کے لئے بھی ان کو تاکیدی حکم دیں۔ ہمارا خیال ہے۔ اگر ایسی ہی دو چار دفعہ ہمارے موضع میں تقریریں ہوں۔ تو اچھے نتائج نکلنے کی امید ہے

تابعدار۔ جھنڈا سنگھ سکنہ قلعہ دیوان سنگھ۔ ضلع منٹگمری

تابعدار:۔ لچھمن سنگھ سکنہ قلعہ دیوان سنگھ

ایک احمدی مدرس کی ضرورت

ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں میں ایک مدرسہ احمدیہ کے لئے ایک احمدی مدرس کی ضرورت ہے۔ جے۔ وی ٹرینڈ کو ترجیح دی جائے گی۔ کھانے کے لئے غلہ گاؤں کی جماعت کی طرف سے دیا جائے گا۔ اور قریباً آٹھ روپیہ ماہوار تنخواہ بھی مل سکے گی۔ ایک اور استاد کی بھی ضرورت ہے۔ جس کو صرف ۱۲ روپیہ تنخواہ مل سکے گی۔ غلہ وغیرہ کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

یوپی اور بہار میں سیلاب کی تباہ کاریاں

ہزارہا گاؤں تباہ اور جانیں ضائع ہوگئیں

ضلع چھپرا میں سیلاب

پٹنہ ۹ اگست۔ قصبہ ڈگھواڑہ کا ایک برقیہ مظہر ہے۔ کہ نیتاڈگھواڑہ اور سیتاپور کے قریب سینکڑوں دیہات زیر آب ہوگئے ہیں۔ اس ڈویژن میں لوگ سخت مصیبت میں ہیں۔ سینکڑوں جانیں خطرے میں ہیں اور اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ زیادہ سے زیادہ کشتیاں ان دیہات میں بھیج کر لوگوں کو بچایا جائے۔

پٹنہ رانچی روڈ سیلاب کی نذر

پٹنہ ۹ اگست۔ پٹنہ اور رانچی روڈ آمد و رفت کے لئے بند کردی گئی ہے۔ پانچ میل تک دو دو فٹ گہرا پانی پھر رہا ہے۔ اور سیلاب برابر بڑھتا جا رہا ہے۔

پٹنہ آگرہ روڈ بند کردی گئی

پٹنہ ۹ اگست پٹنہ آگرہ روڈ کی آمد و رفت بند کردی گئی ہے۔ کیونکہ اس سڑک پر سیلاب کا پانی پھر رہا ہے۔ گھرل گھر کے مقام پر دریائے گنگا کی سطح آب کی بلندی ۱۶۶ فٹ ۱۱ انچ ہے۔ بیدھی اور شنکر پور کے درمیان آدھ میل لمبی ایسٹ انڈیا ریلوے لائن پانی میں بہہ گئی۔ اب صرف سنگل لائن پر گاڑیاں جا رہی ہیں۔

شاہ گنج اور بدل پور میں سیلاب

بنارس ۹ اگست۔ شاہ گنج اور بدل پور بھی سیلاب کی نذر ہوگئے ہیں۔ آمد و رفت کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے۔ دریاؤں کے کنارے کافی بلند ہیں۔ لیکن پانی بدستور چڑھ رہا ہے۔ گومتی جونپور کے قلب سے گذر رہی ہے۔ گلیوں اور بازاروں میں کشتیاں چل رہی ہیں۔ دریائے گومتی میں پانی پانچ انچ چڑھ گیا ہے۔

ایک ہزار مربع میل کے رقبہ میں سیلاب

پٹنہ ۹ اگست۔ شمالی بہار کا ایک ہزار مربع میل رقبہ سیلاب کی تباہ کاریوں کی بھینٹ چڑھ گیا ہے۔ فصلیں تباہ ہوگئی ہیں۔

دریائے گوگرا کے سیلاب سے ضلع چھپرا کے ۲۳ دیہات زیر آب ہوگئے ہیں۔ لوگ مکانوں کی چھتوں پر پناہ گزین ہیں۔ انہیں محفوظ مقامات پر لے جایا جا رہا ہے۔ مختلف دیہات میں بہت سے مکانات گر پڑے ہیں۔ اور کئی سڑکیں زیر آب ہوگئی ہیں۔ بلوان ماجھی۔ اکیا کے دیہات بالکل تباہ ہوگئے ہیں۔

شاہان اودھ کے محل میں پانی

لکھنؤ ۹ اگست۔ لکھنؤ میں نوابوں کے زمانہ کے مشہور موتی محل میں سیلاب کا پانی پھر رہا ہے۔ چھتر منزل میں بھی سیلاب آنے کا خطرہ ہے۔

پانچسو گاؤں تباہ ہوگئے

لکھنؤ ۹ اگست۔ شہر بستی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ دریائے راپتی میں ہولناک طغیانی آگئی ہے۔ اور پانصد گاؤں زیر آب ہوگئے ہیں۔ نقصان کا اندازہ ابھی معلوم نہیں ہوسکا۔

چار سو مکانات گر گئے

بنارس ۱۰ اگست۔ ضلع مرزاپور میں ۷ اگست کی رات طوفانی بارش ہوئی۔ ۲۲ انچ رابرٹس گنج میں اور ۱۱½ انچ مرزاپور میں۔ کوہستانی ندیاں اور نالے چڑھے ہوئے ہیں۔ کئی سڑکیں زیر آب ہیں۔ پولیس لائن اور تحصیل میں پانی ہی پانی نظر آتا ہے جرگو ندی میں طغیانی ہے۔ سٹیشن سے قلعہ کو جانے والی سڑک زیر آب ہے۔ چار سو مکانات منہدم ہوچکے ہیں۔ کمشنر بنارس ڈویژن نے امداد سیلاب زدگان کے لئے ۵ ہزار روپے منظور کئے ہیں۔

پدمشی ندی میں سیلاب

راجشاہی ۱۰ اگست۔ پدمشی ندی میں سیلاب آ رہا ہے۔ اور اس کی سطح بلند ہوتی جا رہی ہے۔ مسلسل موسلا دھار بارش نے عوام کو مبتلائے مصیبت کر دیا ہے۔ پدمشی کی سطح ۱۹۳۴ء کی طغیانی سے بقدر ایک فٹ نیچی ہے

میورکشی ندی میں طغیانی

کانڈی ۱۰ اگست۔ یہاں موسلا دھار بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ موسم طوفانی ہو رہا ہے میورکشی ندی بعض مقامات میں کناروں سے باہر ہوگئی ہے۔ اور اس کا پانی دھانوں کے کھیتوں میں پہنچ گیا ہے۔

چار اشخاص لقمہ نہنگ اجل ہوگئے

پٹنہ ۱۰ اگست۔ ای۔ آئی ریلوے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کے دفتر سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ گرانڈ کارڈ لائن پر مغل سرائے کے قریب ریلوے لائن کو درست کردیا گیا ہے۔ اور آج صبح ½ ۸ بجے ٹرینوں کی آمد و رفت شروع ہوگئی ہے۔ کیول اور موکامہ کے درمیان علاقہ بھی ہنوز تشویش انگیز ہے۔ حکام ریلوے احتیاطی تدابیر اختیار کر رہے ہیں کہ ٹرینوں کی آمد و رفت بند نہ ہو۔ گنگا کی سطح ۲۴ گھنٹہ سے بدستور ہے۔ اس کی سطح سمندر کی سطح سے بقدر ۱۶۶۲۵۱ فٹ بلند ہے۔

پونپنوں ندی میں طغیانی بڑھتی جا رہی ہے باڑھ کا پانی گلزار باغ کے قریب پہنچ گیا ہے اور پٹنہ جنکشن کی طرف پھیل رہا ہے۔ اور تیوا بازار تک پہنچ گیا ہے۔ بختیارپور کے قریب کشتی الٹ جانے سے چار اشخاص لقمۂ نہنگ اجل ہوگئے۔

جرنیلی سڑک بند ہوگئی

پٹنہ ۱۰ اگست۔ گنگا کا پانی کناروں سے باہر نکل آیا ہے۔ جنوبی کنارہ پر پٹنہ اور بختیارپور کے درمیان میل ۱۲ سے ۲۱ تک سڑک زیر آب ہے۔ سڑک پر دو فیٹ پانی بہہ رہا ہے۔ پٹنہ سے رانچی کو جانے والی جرنیلی سڑک آمد و رفت کے لئے بند ہوگئی ہے۔ بعض دریاؤں میں سیلاب کا پانی اتر گیا ہے۔ پونپنوں ندی میں طغیانی آگئی ہے۔

اس وقت تک ضلع پٹنہ میں نقصان جان و مال نہیں ہوا۔

باشندگان حاجی پور کی جانیں خطرہ میں ہیں

حاجی پور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گنڈک میں سیلاب آنے کی وجہ سے باشندگان حاجی پور کی جانیں خطرہ میں ہیں۔ کلکٹر پٹنہ نے ایک دخانی کشتی ان کی مدد کے لئے آج صبح روانہ کردی ہے۔

ٹرینوں کی آمد و رفت

دیناپور ۱۰ اگست۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ای۔ آئی۔ ریلوے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ آج صبح ½ ۱۰ بجے سہسرام اور مغل سرائے کے درمیان ٹرینوں کی آمد و رفت شروع ہوگئی۔

ٹاٹا کے خیراتی فنڈ سے امداد

آگرہ ۱۰ اگست۔ ہز ایکسی لینسی سر ہیری ہیگ کو سر فیروز سیٹھنا کی طرف سے ایک تار موصول ہوا ہے۔ کہ سر رتن ٹاٹا کے خیراتی فنڈ سے یو۔ پی کے سیلاب زدگان کی مدد کے لئے بذریعہ تار ۲۵۰۰ روپیہ بھیجے جاتے ہیں۔ اسی قدر رقم سر دوراب ٹاٹا کے خیراتی فنڈ سے بھیجی جا رہی ہے۔

اس کے جواب میں ہز ایکسی لینسی نے سر فیروز کو شکریہ کا تار ارسال کیا ہے۔ اور یقین دلایا ہے۔ کہ یہ رقم ان اضلاع میں خرچ کی جائے گی۔ جہاں زیادہ ضرورت ہے۔

ٹرینوں کی آمد و رفت مسدود

دیناپور ۱۰ اگست۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ دیناپور ای۔ آئی ریلوے بذریعہ تار مطلع کرتے ہیں۔

سیلاب کے باعث اپ اور ڈاؤن لائن پر میل ۴۰۶ اور ۴۰۸ سٹیشن چندولی۔ مجھوار۔ سیلو راجہ کے درمیان لائن ٹرینوں کی آمد و رفت کے لئے غیر محفوظ ہے۔ مزید احکام تک ٹرینوں کی آمد و رفت سہسرام اور مغل سرائے کے درمیان ملتوی کردی گئی ہے سیلو راجہ اور گیا کے درمیان مسافروں کو پہنچانے کا انتظام کردیا ہے۔ خاص لائن پر مال محدود مقدار میں پہنچایا جا رہا ہے فی الحال یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ لائن کی مرمت کب تک ہوگی۔

مارواڑ میں بارش کی قلت

اوپر کی خبروں نے جہاں یہ پتہ لگ سکتا ہے کہ بارش کی کثرت سے تباہی آ رہی ہے۔ وہاں ذیل کی خبر یہ بتاتی ہے کہ ہندوستان ہی کے ایک اور علاقہ میں امساک باراں مصیبت کا باعث بنی ہوئی ہے۔

جودھپور ۱۰ اگست۔ مارواڑ میں امساک باراں کی شکایت دن بدن خطرناک صورت اختیار کر رہی ہے وہ گھاس اور فصلیں جو جون کی بارش کے بعد پیدا ہوئی تھیں۔ آجکل سورج کے ساتھ ایک طرح کی جنگ میں مصروف ہیں اور اگر آئندہ ایک دو ہفتہ کے اندر بارش نہ ہوئی

ایک نفع مند تجارت کا غیر معمولی موقعہ

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے علاقہ سندھ میں احمد آباد سنڈیکیٹ کے اہتمام میں بہت سی زرعی زمین خریدی ہوئی ہے۔ جس میں سے علاوہ صدر انجمن انداز اً ساڑھے سات ہزار من کپاس ان مزارعین کی ہوگی۔ جو نصف بٹائی پر وہاں کام کرتے ہیں۔ ارادہ ہے کہ مزارعین والی کپاس مناسب شرح پر خرید کر اور انجمن کی کپاس کے ساتھ ملا کر اکھٹی دلائی کرائی جائے۔ اور اگر خدا چاہے تو بعد دلائی کل کپاس یکجا فروخت کردی جائے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کیا جا سکے۔ اس غرض کے لئے پچاس ہزار روپیہ تک درکار ہوگا۔ گذشتہ تجربہ اور آئندہ کی امید کی بناء پر توقع کی جاتی ہے۔ کہ انشاء اللہ دس روپیہ فی صدی شرح کے مطابق نفع حاصل ہوگا۔ اس لئے احمدی احباب کو **یہ زرّیں موقعہ دیا جاتا ہے۔** کہ ایسے دوست جن کا روپیہ فروری یا مارچ ۱۹۳۷ء کے آخر تک فارغ پڑا رہے گا۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ یعنے مزارعین کی کپاس خریدنے میں صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ شریک ہوجائیں۔ اور اندازاً چھ ماہ روپیہ لگا کر مندرجہ بالا نفع جو سالانہ حساب کے مطابق تقریباً بیس فی صدی پڑے گا حاصل کرلیں ؛

خواہشمند اور صاحب مقدور احباب روپیہ بذریعہ بیمہ براہ راست ایجنٹ امپیریل بنک آف انڈیا میرپور خاص سندھ کو بھیجدیں۔ اور بیمہ کے اندر خط ڈال کر ایجنٹ موصوف کو ہدایت کردیں۔ کہ یہ روپیہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حساب میں جمع کرلیا جائے۔ روپیہ بھجواتے ہوئے مجھے بھی اطلاع دی جائے۔ تاکہ کھاتہ متعلقہ میں اسم وار رقوم درج کرلی جائیں۔ سابقہ اعلان چونکہ زیادہ واضح نہیں تھا۔ لہذا یہ جدید اعلان بغرض اطلاع عام کیا جاتا ہے۔

المعلن

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن۔ ۱۰ اگست۔ بغاوت ہسپانیہ کے ناخوشگوار واقعات میں سے ایک اور واقعہ یہ رونما ہوا ہے۔ کہ اس ہفتہ کے دوران میں ایک انگریز کپتان جس کی کشتی پر ایک باغی جہاز نے گولہ باری کی مارا گیا۔ اور اس کی بیوی مجروح ہوئی۔ انگریز کی نعش برطانیہ کی ایک تباہ کن کشتی میں انگلستان پہنچائی گئی۔

لنڈن۔ ۱۰ اگست۔ صوبہ میڈرڈ کے شمال میں اشتراکی اور فسطائی فوجوں کے درمیان خونریز جنگ ہوئی۔ اشتراکی فوجوں نے باغیوں کے مورچہ پر شدید بم باری کی۔

الجیریا۔ ۱۰ اگست۔ الجیریا کے مفتی اعظم کے قتل کے سلسلہ میں جن نوجوانوں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ان میں سے ایک نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ الجیریا کے مشہور عالم شیخ الطیبی نے انہیں کہا تھا۔ کہ اگر تم مفتی اعظم کو قتل کر دو تو میں تمہیں بہت سا روپیہ دوں گا۔ پولیس نے اس عالم کو گرفتار کر لیا ہے۔

طہران۔ ۱۰ اگست وزیر خارجہ ایران نے مجلس اقوام کے معتمد عمومی کے پاس ایک یادداشت ارسال کی ہے جس میں جزائر بحرین کے متعلق برطانیہ کے طرز عمل کی شکایت کی گئی ہے۔ حکومت ایران نے اس یادداشت میں احتجاج کیا ہے کہ حکومت برطانیہ نے جزائر بحرین کی ملکیت کا دعویٰ کیا ہے۔ حالانکہ یہ جزائر حکومت ایران کی ملکیت میں ہیں۔

پیرس۔ ۱۰ اگست۔ ایک فرانسیسی اخبار نے خبر شائع کی ہے۔ کہ اطالیہ کے ڈکٹیٹر مسولینی کا ایک دوست باغیوں کے صدر مقام برگوس میں پہنچ گیا ہے۔ تاکہ باغیوں کی امداد کرے۔

میڈرڈ۔ ۱۰ اگست۔ گوڈارا کے نزدیک وفادار اور باغی فوجوں میں خوفناک تصادم ہوا۔ سرکاری توپ خانہ نے باغیوں کے مورچہ پر زبردست بم باری کی۔ دونوں طرف سے سلسلہ کوہ میں خونریز جنگ ہوئی۔ حکومت کا دعویٰ ہے کہ باغی فوجیں پسپا ہو گئی ہیں۔ اور انہیں شدید نقصان اٹھانا پڑا۔ ۲۰۰ باغی ہلاک ہو گئے اور ان کا بہت سا سامان حرب ضائع ہو گیا۔

بارسیلونا۔ ۱۰ اگست۔ سارا گوسا کے قریب خونریز جنگ میں اشتراکی فوجوں نے باغیوں کو پچیس میل تک پسپا کر دیا اور شہر کے نزدیک پہنچ گئیں۔

لزبن۔ ۱۰ اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ باغی دستے نے مزنیگو کے مقام پر قبضہ کر لیا ہے

بیت المقدس۔ ۱۰ اگست۔ عربوں کے ایک گروہ نے بیت المقدس کے جنوبی جانب ریلوے لائن کو بالکل تباہ کر دیا ہے۔ طولکرم کے علاقہ میں ریلوے لائن کے پل کو توڑ دیا گیا ہے۔

یافا۔ ۱۰ اگست عربوں کے چار مکانات کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا گیا۔ کیونکہ وہاں عرب پناہ لیا کرتے تھے۔ حکومت فلسطین نے اعلان کیا ہے کہ اس شخص کو آٹھ سال قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کے قبضہ سے بم یا دیگر اسلحہ برآمد ہوں گے۔

بیت المقدس۔ ۱۰ اگست۔ بسفیہ کے مقام پر برطانی فوج اور لوگوں میں زبردست تصادم ہوا۔ کئی گھنٹے تک جنگ جاری رہی۔ دو عرب ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ اور کئی مقامات سے بھی فسادات کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

بلگریڈ۔ ۱۰ اگست۔ ملک معظم ایڈورڈ ہشتم سینیگ پہنچے ایک انبوہ کثیر نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ مکانات پر برطانی اور یوگوسلاویہ کے علم لہرا رہے تھے۔

لنڈن۔ ۱۰ اگست "ٹائمز" لنڈن کا نامہ نگار مقیم نیویارک لکھتا ہے کہ امریکہ میں خشک سال کے باعث ایک لاکھ کے قریب کاشتکار بے کار ہو گئے ہیں۔

ملتان۔ ۱۰ اگست۔ ۷ اگست کی رات کو مجلس اتحاد ملت اور مجلس احرار کی طرف سے جلسے منعقد کئے گئے۔ مجلس اتحاد ملت کے جلسہ میں سید زین العابدین نے تحریک مسجد شہید گنج کو جاری رکھنے کی تلقین کی۔ اس کے برعکس ہندوؤں کے ترجمان احراری لیڈر مسٹر مظہر علی نے احراریوں کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمانوں کو مسجد شہید گنج کے مطالبہ سے پہلے ہندوؤں کے ان مندروں کو واپس کرنا چاہیئے۔ جن پر قابض ہو کر انہوں نے مسجدیں بنائی ہیں۔ (ا۔ پ)

رنگون۔ ۱۰ اگست۔ کلاڈ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں ایک برمی کے قبضہ سے ایک ہزار چار سو پچیس تولے افیون برآمد ہوئی۔ تلاشی لینے پر اس کے قبضہ سے ہاتھی کی ہڈیاں برآمد ہوئیں۔ جنہیں اچھی طرح اندر سے دیکھنے پر معلوم ہوا۔ کہ ان میں افیون بھری ہوئی ہے۔

حیدر آباد (دکن)۔ ۱۰ اگست۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حضور نظام نومبر کے آخر میں کلکتہ تشریف لے جائیں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ فیڈریشن کے بارے میں ہز ایکسی لینسی وائسرائے سے گفتگو کریں گے۔

لاہور۔ ۱۰ اگست پنجاب کے اچھوت لیڈروں نے ڈاکٹر امبیدکار کو لکھا ہے کہ سکھ مذہب کے مطالعہ اور سکھوں کے نظم و نسق کا حال پنجاب کے اضلاع میں دورہ کے بعد آپکو معلوم ہو سکے گا۔ اور یقیناً اس کے بعد آپ یہ رائے قائم کر سکیں گے کہ اچھوت خواہ کوئی مذہب اختیار کریں لیکن سکھ ہرگز نہ ہوں۔ پنجاب کے اچھوت لیڈر مسٹر ایشور داس نے سوامی کلجگانند کو صرف ضلع لاہور کی ایک ہفتہ کی رپورٹ سنائی۔ کہ ایک سو اچھوت جو کئی نسلوں سے سکھ مذہب میں تھے۔ اپنے کیس کٹوا کر دوبارہ اچھوت برادری میں داخل ہو رہے ہیں۔

کوئٹہ۔ ۱۰ اگست۔ شہر میں پرائیویٹ دکانیں اور مکانات بنائے جا رہے ہیں ابھی تک نعشیں برآمد ہو رہی ہیں۔ اس وقت تک کل ۲۶۶۸ نعشیں برآمد ہو چکی ہیں۔

بمبئی۔ ۱۰ اگست۔ بندرگاہ بمبئی ہندوستان بھر میں سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔ آئندہ اس کا انتظام حکومت ہند خود بلاواسطہ کرے گی۔ لیکن ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوگا کہ مرکزی حکومت کس تاریخ سے انتظام اپنے ہاتھ میں لے گی۔

لنڈن۔ ۱۰ اگست۔ انگلستان اور ہندوستان کی کرکٹ ٹیموں کے درمیان تیسرا ٹیسٹ میچ ۱۵ اگست کو شروع ہوگا انگلستان کی ٹیم نے اپنے کھلاڑیوں کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے۔

برلن۔ ۱۰ اگست۔ سابق شاہ امان اللہ کے متعلق جو قبل ازیں زیکوسلاویکیا میں مقیم تھا۔ اب معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے۔ وہ کسی غیر معلوم منزل مقصود کی طرف جو ممکن ہے جرمنی یا دی آنا ہو۔ موٹر میں سوار ہو کر چلا گیا۔

کلکتہ۔ ۱۰ اگست۔ آج کلکتہ کے ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں۔ لنڈن ایک روپیہ = ۱ شلنگ $6\frac{3}{32}$ پنس۔ پیرس ۱۰۰ روپیہ = ۷۵۰ فرینک۔ نیویارک ۱۰۰ ڈالر = ۲۶۴ روپیہ۔ ٹوکیو ۱۰۰ ین = $77\frac{1}{2}$ روپیہ۔ جاوا ۱۰۰ روپیہ = $55\frac{3}{8}$ گلڈر۔ برلن ۱۰۰ روپیہ = $92\frac{1}{2}$ مارک۔

انگورہ۔ ۱۰ اگست۔ جمہوریہ ترکیہ کے محکمہ پرواز نے ایک برطانی کمپنی کو جن پانچ طیاروں کا آرڈر دے رکھا تھا۔ وہ طیارے استنبول پہنچ گئے ہیں۔

طہران۔ ۱۰ اگست۔ حکومت ایران نے فیصلہ کیا ہے کہ طہران میں لاسلکی کے دو زبردست اسٹیشن قائم کئے جائیں جن سے نشر و اشاعت اور پروپیگنڈا کا کام لیا جائے ریڈیو کے آلات پر محصول بہت کم کر دیا گیا ہے۔ تاکہ عوام اس کو آسانی سے خرید سکیں

لنڈن۔ ۱۰ اگست۔ ہسپانوی باغیوں نے جس انگریز کپتان کو گولیوں سے ہلاک کیا ہے اس کے متعلق برطانوی سفیر نے باغیوں سے احتجاج کیا ہے۔ سفیر نے خوں بہا کا مطالبہ کرنے کا حق محفوظ رکھا ہے۔ ایک برطانی جنگی جہاز نے باغی کروزر کے خلاف برقیہ بھیج کر احتجاج کیا

واشنگٹن۔ ۱۰ اگست۔ اطالیہ نے امریکن کارخانہ ہائے اسلحہ سازی سے گذشتہ دنوں ۲۸ ہزار پونڈ کا سامان حرب خریدا ہے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی